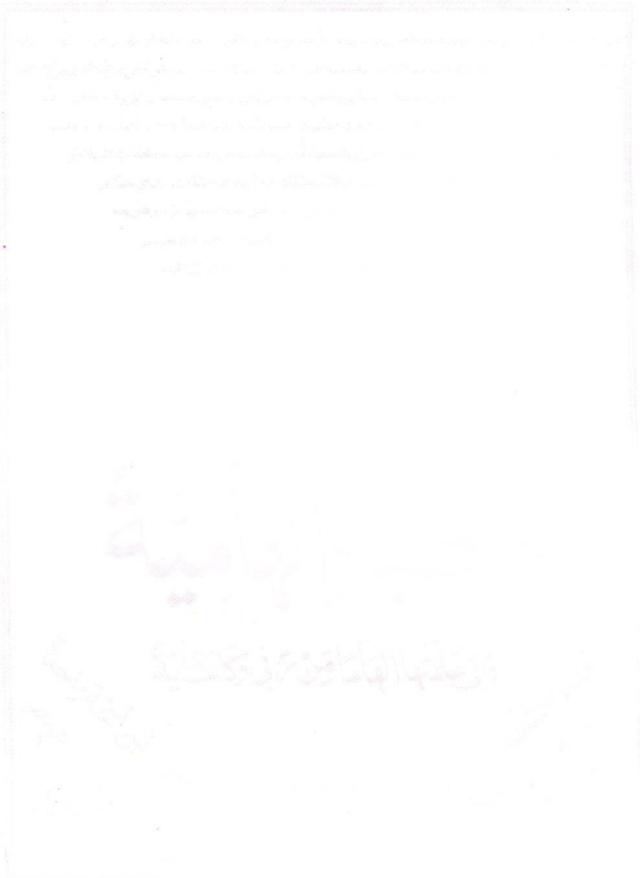
ماہنامہ انصار اللہ ربوہ



عکس ٹائٹل خطبہ الہامیہ

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

اپریل ۲۰۰۰ء

تمھاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"........ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ .... لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ۔ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے۔ ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہیئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔"

(اردو حصہ۔ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۹)

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

شہادت ۱۳۷۹ ہش

اپریل ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر ــــــ ۴۱
شمارہ نمبر ــــــ ۴

شرح چندہ

پاکستان ــــــ ستر روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ــــــ سات روپے

اداریہ

خطبہ الہامیہ ۔۔ ایک اعجازی نشان

ذات باری تعالیٰ لامتناہی صفات کی حامل ہے اس کی صفات نہایت وراء الوریٰ اور غیر محدود ہیں۔ لَا یُدْرِکُهُ الْاَبْصَار۔ وہ نظر نہیں آتا مگر چشم بصیرت سے اسے دیکھا جا سکتا ہے اور اس کی صفات سے اس کے حسن و جمال کا دیدار ہو سکتا ہے۔

صفات باری تعالیٰ میں سے اس کی ایک صفت کلیم بھی ہے جو اس کے آثار و نشانات کا پتہ دیتی ہے۔ اگر بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان یہ تعلق بھی نہ رہے تو یقین و معرفت کی تمام راہیں مسدود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ بصیرت کی آنکھ ہی ذریعہ ہے کہ اس محبوب کو پالیتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ـــــــہ بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل　　کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی　　حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

یہ کلام والہام ہی ہے جو مذہب کی روح ہے اور مذہب میں زندگی اور بہار اسی سے ہے اور اسی سے دین کو افتخار حاصل ہے۔ یہی دعویٰ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے کلام کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے "خطبہ الہامیہ" کی صورت میں آپ کو معجزانہ کلام عطا فرمایا جس کے بارہ میں پہلے سے الہام الٰہی کے ذریعہ بتایا گیا تھا "کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ" کہ یہ وہ کلام ہے جس میں رب کریم کی جناب سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

آج سے ۱۰۰ سال قبل حضرت اقدس ؑ کو یہ روشن نشان عطا کیا گیا۔ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء عید الاضحیٰ کا مبارک روز تھا حکم الٰہی کے مطابق آپ ؑ عربی زبان میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے جبکہ اس سے پہلے آپ نے کبھی عربی میں تقریر نہ کی تھی۔

قربانی کے فلسفہ و حکمت پر حضرت اقدس ؑ نے ایک عظیم الشان تقریر فرمائی آپ کے رفقا کا بیان ہے

کہ کیفیت یہ تھی کہ آپؑ کی آنکھیں نیم وا تھیں چہرہ مبارک سرخی مائل تھا آپؑ نہایت روانی سے بولتے جاتے تھے اور لکھنے والوں کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آوے تو فوراً پوچھ لیں۔

حضرت اقدسؑ کا "خطبہ الہامیہ" فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے اور اس کے مضامین میں لطافت اور ندرت ہے اور انسانی کلام کے مقابل پر ایک علمی معجزہ ہے اور بلا ریب آپؑ کی صداقت کا ایک روشن نشان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود .... اس نشان صداقت کی عظمت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

> "یہ علمی معجزہ آپؑ کا نہایت زبردست معجزات میں سے ہے کیونکہ ایک تو ان معجزات پر اسے فوقیت حاصل ہے جو زیادہ اثر صرف اس وقت کے لوگوں پر کرتے ہیں جو دیکھنے والے ہوں۔ دوم اس معجزہ کا اقرار دشمنوں کی زبانوں سے بھی کر دیا گیا۔ اب جب تک دنیا قائم ہے یہ معجزہ آپؑ کا بھی قائم رہے گا اور قرآن کی طرح آپ کے دشمنوں کے خلاف حجت رہے گا اور روشن نشان کی طرح چمکتا رہے گا" (دعوت الامیر صفحہ ۱۸۳)

حضرت اقدسؑ کے خطبہ الہامیہ کا اعجاز دائمی ہے جو علمی دنیا پر ایک حجت ہے اور آپؑ کی صداقت کا ایک روشن نشان ہے۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں اک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔

بچے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔ خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

امام الکلام

ایک علمی معجزہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ کے عظیم الشان نشان کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"........۱۱- اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی- اور نیز یہ الہام ہوا کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِن لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے- چنانچہ اس الہام کو اسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب بی اے اور حافظ عبدالعلی صاحب اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی- تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی- اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا- چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبہ الہامیہ ہے- اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے- یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا-"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵-۳۷۶)

کلام الامام

روشن نشان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی........سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے خطبہ الہامیہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"......ایک دفعہ آپؑ کو الہام ہوا کہ آپ فی البدیہہ ایک خطبہ عربی زبان میں دیں حالانکہ آپؑ نے عربی زبان میں کبھی تقریر نہ کی تھی۔ دوسرے دن عیدالاضحیٰ تھی۔ اس الہام کے ماتحت آپؑ نے عید کے بعد عربی زبان میں ایک لمبی تقریر کی جو خطبہ الہامیہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس تقریر کی عبارت بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی تھی کی عرب اور عجم پڑھ کر حیران ہوتے ہیں اور ایسے غوامض و رموز اس میں بیان کئے کہ ان کی وجہ سے اس خطبہ کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہ علمی معجزہ آپؑ کا نہایت زبردست معجزات میں سے ہے کیونکہ ایک تو ان معجزات پر اسے فوقیت حاصل ہے جو زیادہ اثر صرف اس وقت کے لوگوں پر کرتے ہیں جو دیکھنے والے ہوں۔ دوم اس معجزہ کا اقرار دشمنوں کی زبانوں سے بھی کرادیا گیا ہے اب جب تک دنیا قائم ہے یہ معجزہ آپؑ کا بھی قائم رہے گا اور قرآن کریم کی طرح آپ کے دشمنوں کے خلاف حجت رہے گا اور روشن نشان کی طرح چمکتا رہے گا۔

بعض لوگ جب اس معجزہ کو دیکھ کر آپؑ کی صداقت کا انکار کرنے کی کوئی صورت نہیں دیکھتے تو اس پر ایک اعتراض کیا کرتے ہیں اور وہ یہ کہ اس قسم کے معجزہ کا دعویٰ کرنا قرآن کریم کی ہتک ہے۔

کیونکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اس کی زبان بے مثل ہے۔ اگر مرزا صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی زبان میں کتب لکھنے کی توفیق دیدی جو اپنی خوبیوں میں بے مثل ہے تو اس میں قرآن کریم کی ہتک ہو گئی اور اس کا دعویٰ باطل ہو گیا ان لوگوں کا یہ اعتراض محض تعصب کا نتیجہ ہے ورنہ اگر یہ سوچتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ باوجود حضرت اقدسؑ کی عربی کتب کے بے مثل ہونے کے قرآن کریم کا دعویٰ حق اور راست ہے اور اس کا معجزانہ رنگ موجود ہے بلکہ آگے سے بڑھ گیا ہے۔........ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو جو بے مثلیت حاصل ہے وہ انسانوں کے کلاموں کو مدنظر رکھ کر ہے اور قرآن کریم کو جو بے مثلیت عطا ہوئی ہے وہ تمام انسانی کلاموں پر بھی ہے اور خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے دوسرے کلاموں پر بھی اور ان میں حضرت اقدسؑ کے الہامی خطبات اور آپؑ کی کتب بھی شامل ہیں۔ پس قرآن کریم کا بے مثل ہونا حقیقی ہے اور حضرت اقدسؑ کی کتب کی زبان کا بے مثل ہونا اضافی۔ پس آپؑ کا یہ معجزہ گو لوگوں کے لئے حجت ہے مگر قرآن کریم کی شان کا گھٹانے والا نہیں۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ ۱۸۳۔۱۸۴)

عربی منظوم کلام

هَنِيئًا لَّكُمْ بَعْثِيْ فَبَشُّوْا وَ اَبْشِرُوْا

وَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ قَدْتَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَفِيْ كُلِّ اٰنٍ مِّنْ سَنَاهُ اُنَوَّرُ

اور خدا کی قسم! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں انہی کی روشنی سے منور کیا جاتا ہوں

وَمَا اَنَا مِمَّنْ يَّمْنَعُ السَّيْفُ قَصْدَهُ فَكَيْفَ يُخَوِّفُنِيْ بِشَتْمٍ مُّكَفِّرُ

اور میں ان لوگوں سے نہیں ہوں کہ تلوار ان کے ارادے کو روک سکے۔ سو ایک مکفر مجھے گالیوں سے کیسے ڈرا سکتا ہے۔

لَنَا كُلَّ يَوْمٍ نُّصْرَةٌ بَعْدَ نُصْرَةٍ فَمُتْ اَيُّهَا النَّارِيْ بِنَارٍ تُسَعَّرُ

ہمیں ہر روز نصرت پر نصرت مل رہی ہے۔ سوائے حسد کی آگ میں جلنے والے! اس آگ کے ذریعہ ہلاک ہو جا جسے تو خود ہی بھڑکا رہا ہے

وُعِدْنَا مِنَ الرَّحْمٰنِ عِزًّا وَّ سُوْدَدًا فَقُمْ وَامْحُ هٰذَا النَّقْشَ اِنْ كُنْتَ تَقْدِرُ

ہمیں خدائے رحمان کی طرف سے عزت اور سرداری کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اٹھ 'اگر تو قدرت رکھتا ہے' تو اس نقش کو مٹا دے

اَلَا اِنَّمَا الْاَيَّامُ رَجَعَتْ اِلَى الْهُدٰى هَنِيْئًا لَّكُمْ بَعْثِيْ فَبَشُّوْا وَاَبْشِرُوْا

سن لو! زمانہ ہدایت کیطرف لوٹ پڑا ہے۔ تمہارے لئے میری بعثت مبارک ہو۔ پس خوش ہو جاؤ اور خوشی مناؤ

دَعُوْا غَيْرَ اَمْرِ اللّٰهِ وَاسْعَوْا لِاَمْرِهٖ هُوَاللّٰهُ مَوْلٰنَا اَطِيْعُوْهُ وَاحْضُرُوْا

غیر اللہ کے حکم کو چھوڑ دو اور اللہ کے حکم (کی اطاعت) میں کوشش کرو۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے اس کی اطاعت کرو اور حاضر ہو جاؤ

اَلَا لَيْسَ غَيْرُ اللّٰهِ فِي الدَّهْرِ بَاقِيًا وَ كُلُّ جَلِيْسٍ مَّاخَلَا اللّٰهِ يُهْجَرُ

سنو! اللہ کے سوا زمانے میں کوئی باقی رہنے والا نہیں اور ہر ایک ہم نشین اللہ کے سوا جدا کیا جائے گا

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶)

فارسی منظوم کلام

کاندر خیال روئے تو ہردم بگلشنم

صد منت تو ہست بریں مشت خاک من جانم رہین لطف عمیم تو ہم تنم!

میرے اس وجود پر جو خاک کی ایک مٹھی ہے تیرے سینکڑوں احسان ہیں میری جان بھی تیری وافر اور کامل مہربانیوں کی ممنون ہے اور میرا جسم بھی

سہل است ترک ہردوجہاں گر رضائے تو آید بدست اے پنہ و کہف مامنم

دونوں جہان کا ترک کرنا آسان ہے اگر تیری رضا مل جائے۔ اے میری پناہ اے میرے حصار اے میرے دارالامان

فصل بہار و موسم گل نایدم بکار کاندر خیال روئے تو ہر دم بگلشنم!

فصل بہار اور پھولوں کا موسم میرے لئے بیکار ہیں کیونکہ میں تو ہر وقت تیرے چہرے کے خیال کی وجہ سے ایک چمن میں ہوں

چوں حاجتے بود بادیب دگر مرا من تربیت پذیر ز رب مہیمنم!

مجھے کسی اور ادب سکھانیوالے استاد کی ضرورت کیوں ہو میں تو اپنے محافظ و مربی خدا سے تربیت حاصل کئے ہوئے ہوں

زاں ساں عنایت ازلی شد قریب من کآمد ندائے یار ز ہر کوئے و برزنم

اس کی دائمی عنایت اس قدر میرے قریب ہو گئی کہ دوست کی آواز ہر گلی کوچہ سے آنے لگی

یا رب مرا بہر قدمم استوار دار واں روز خود مباد کہ عہد تو بشکنم

اے رب مجھے ہر قدم پر مضبوط رکھ اور ایسا کوئی دن نہ آئے کہ میں تیرے عہد توڑ دوں

درکوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند اول کسے کہ لافِ تعشق زند منم

اگر تیرے کوچہ میں عاشقوں کے سر اتارے جائیں تو سب سے پہلے جو عشق کا دعویٰ کرے گا وہ میں ہوں گا

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۸)

خطبہ الہامیہ، کا عظیم الشان نشان صداقت

بنگر اے قوم نشاں ہائے خداوند کریم　　　　چشم بکشا کہ بر چشم نشانی است کبیر

(ایڈیٹر)

"...... خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی ...... اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جارہے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی تفسیر پیش نہیں کرسکتا۔" (حقیقۃ الوحی)

۱۰ ذوالحجہ ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیٰ کا مبارک دن تھا جو اپنے ساتھ اور عظیم الشان برکتیں بھی لایا۔ اس روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشان صداقت عطا فرمایا یہ نشان "خطبہ الہامیہ" کا ہے۔ جو حضرت اقدسؑ نے حکم الٰہی کے مطابق فصیح و بلیغ عربی زبان میں دیا اور اپنے رفقاء خاص کو اثناء خطبہ میں ہدایت فرمائی کہ "اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں (حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۱۹۴) اس خطبہ میں کیا تھا۔ مختصراً یہ کہ ابتداء میں قربانی کی حقیقت اور پھر خلیفۃ اللہ کیا ہوتا ہے اور آخر میں آپؑ کے اپنے دعویٰ اور مقام کا تذکرہ ہے۔ نیز مخالفین پر اتمام حجت کا بیان ہے۔ اس مختصر تعارف کے ساتھ اس آسمانی نشان کی چشم دید روئیداد ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ (اس روئیداد کے اہم ماخذ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین مورخ حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی ...... ایڈیٹر الحکم قادیان کی روئیداد مندرجہ الحکم اپریل و یکم مئی ۱۹۰۰ء جلد ۴ نمبر ۱۴ اور نمبر ۱۶ اور حیات احمد جلد چہارم ہیں)

احباب کو قادیان آنے کی اطلاع

حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی ...... تحریر فرماتے ہیں:

"سب احباب کو معلوم ہے کہ عید الاضحیٰ پر جلسہ ہوتا ہے اور اس کی اطلاع کسی مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ سے نہیں دی جاتی مگر ہمارے محسن و مخدوم مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جنہوں نے ایک عرصہ دراز سے حضرت امام کی صحبت میں رہنا اپنے لئے

لازم کر لیا ہے اور اس صحبت سے قابل رشک فائدہ اٹھایا ہے اپنے کامل ایمان کی وجہ سے ہمیشہ دوستوں کو دارالامان میں آنے اور رہنے کی تاکید بجائے خود کرتے رہتے ہیں اور اس لحاظ سے کہ مومن کامل تب ہوتا ہے جب کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے چاہتا ہے مولانا موصوف کی ہمیشہ یہ آرزو رہتی ہے کہ لوگ آکر وہ دیکھیں جو انہوں نے دیکھا ہے اور وہ حاصل کریں جو ان کو ملا ہے اس لئے اس موقع پر بھی اسی ایمانی جوش کے اقتضا سے انہوں نے اپنے ہر ایک شہر کے دوستوں کو متواتر خطوط کے ذریعہ مختلف موثر پیرایوں میں اس جلسہ پر آنے کی تحریک اور ترغیب دی۔ گویا اس سارے مجمع کی جو اس تقریب پر ہوا بلانے والے حضرت مولانا موصوف ہی تھے اور آپ کے خطوط ہی اطلاع نامہ تھے۔" (الحکم قادیان مورخہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۰ء نمبر ۱۴ جلد ۴ صفحہ ۱)

مہمانوں کی آمد

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں:۔

"...... ۱۰۔ اپریل ہی سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ اس موقعہ پر سب سے زیادہ دوست سیالکوٹ سے تشریف لائے۔ اور اس سے پیشتر کبھی اس قدر دوست سیالکوٹ سے نہ آئے تھے چنانچہ ان کی ایک ریزرڈ گاڑی بٹالہ تک پہنچی تھی۔ بہرحال امرتسر' بٹالہ' لاہور' وزیر آباد' سیالکوٹ' جموں' پشاور' گجرات' جہلم' راولپنڈی' کپورتھلہ' لدھیانہ' پٹیالہ' بمبئی' لکھنؤ' سنور' وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان آئے جن کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔" (ایضا)

حضرت اقدسؑ کا دعا میں مصروف ہونا

آپ فرماتے ہیں:۔

"یوم العرفات کے دن علی الصباح حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کو بذریعہ ایک مختصر سی چٹھی کے اطلاع دی کہ میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گذارنا چاہتا ہوں اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیجدیں تاکہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے (ہم نے ...... اس چٹھی کو اسی روز شائع کر دیا تھا یہاں

اس کے اندراج کی کوئی ضرورت نہیں) اس پر حضرت مولانا نے سب دوستوں کو بلا کر ایک مختصر سی تقریر کی بعد حضرت اقدس کے ارشاد سے سب کو مطلع کیا اور ایک فرد بنا کر آنحضرت کی خدمت میں بھیجدی گئی۔ چنانچہ حضرت اقدس نے وہ دن اور رات کا ایک بڑا حصہ دعاؤں میں گذارا۔ چونکہ اس روز احباب کثرت سے آرہے تھے ہر ایک چاہتا تھا کہ میں آپ کی زیارت کروں اس وجہ سے حضور قلب اور رجوع تام میں فرق آتا تھا لہٰذا حضرت اقدس نے مکرر اطلاع بھیجی کہ میرے پاس کوئی رقعہ وغیرہ نہ بھیجے اس طرح پر سخت حرج ہوتا ہے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے پھر دوستوں کو جمع کر کے اس حکم سے اطلاع دی۔ مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہو گئی اور آپ نے فرمایا کہ "چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذار دوں اس لئے میں جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو"

یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے اور دعا میں مصروف ہو گئے۔ اس وقت جناب کا تشریف لے جانا گویا موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر جانا نظر آتا تھا۔ بہرحال وہ دن اور رات آپ کی دعاؤں میں گزری" (الحکم قادیان نمبر ۱۴ جلد ۴ صفحہ ۲)

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی......کی تحریک

نیز فرماتے ہیں:۔

"......ہمارے مخدوم مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو کس قدر عشق آپ کی باتوں سے ہے۔ حضرت مولانا صاحب یوں بھی جلسہ عید سے پیشتر ہی علی العموم ہر روز بعد شام عرض کر دیا کرتے تھے کہ حضور تقریر ضرور کریں...... آپ کی طبیعت پچھلے چند دنوں سے کسی قدر ناساز تھی۔ اس لئے امید نہ تھی کہ آپ تقریر فرماویں گے مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ "ہماری تقریر کیا ہے جب بہت سے دوستوں کا مجمع ہوتا ہے تو ان میں سے ہر ایک کے مرض کی اصلاح زیر نظر ہوتی ہے اس لئے ان کے امراض کا علاج فرداً فرداً جمع ہو کر ایک تقریر بن جاتی ہے" بہرحال آج عید کی صبح کو مولانا موصوف اندر تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ "میں آج خصوصیت کے ساتھ عرض کرنے کو آیا ہوں کہ آپ تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں" آپ نے فرمایا کہ "خدا نے ہی حکم دیا ہے" اور فرمایا کہ رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو۔

غرض حضرت مولانا موصوف کی تحریک پر دنیا کو وہ بے نظیر نعمت ملی جو الگ رسالہ کی صورت میں شائع ہو گی اور جسے ہم بھی اگر موقع ہوا تو درج اخبار کر دیں گے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ اس خطبہ پر جس قدر برکات اور فیوض نازل ہوئے ہیں اور ہوں گے انہیں سے ایک بڑا حصہ حضرت مولانا کو ملے گا اس لئے کہ اصل محرک وہی ہیں اور حضرت نے خود کئی بار ان کی تحریک کا اعتراف فرمایا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳)

عید الاضحیٰ کی نماز

جامع (البیت) کی توسیع کا کام ایک عرصہ سے شروع تھا اور آج ...... کا نظارہ قابل دید تھا۔ بہت بڑا حصہ توسیع کے کام میں سے ختم ہو چکا تھا اس لئے حضرت اقدس نے جامع (البیت) ہی میں ادائے نماز کا حکم دیا۔ آٹھ بجے تک ...... صحن اور اندر قریباً بھر چکا تھا۔ حضرت اقدس کوئی ساڑھے آٹھ بجے کے قریب تشریف لائے۔ اور کوئی سوا نو بجتے بجتے تک نماز سے فارغ ہو گئے نماز حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت اقدس خطبہ کے لئے ......بیچ کے دروازہ میں کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا۔" (ایضاً)

حضرت اقدسؑ کا خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت اقدسؑ کے پُر معارف خطبہ (جو اردو میں ہے) حضرت عرفانی صاحب کے الفاظ میں کچھ حصہ درج ذیل ہے:

"آج عید الاضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینہ میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے یہ ایک سر کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید الاضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزمان تھے۔ اور یہ مہینہ یہی آخر الشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت۔ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسی آپ لوگ بکری اونٹ گائے دنبہ ذبح کرتے ہو۔ ایسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عیدالاضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحی کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کالبُد نہیں پوست ہیں روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتے ہیں مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے خصوصاً کشمیریوں کے پیٹ تو بکروں کے مدفن ہو جاتے ہیں گو اور لوگ بھی کمی نہیں کرتے الغرض ہر قسم کے کھیل کود لہولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ درحقیقت اس دن میں بڑا سِر یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنی اقربا واعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہ نکلیں باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہوولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالاضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر میں جو اپنے "تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحی میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور

جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے.....‘‘ (الحکم قادیان نمبر ۱۴ جلد ۴ صفحہ ۳)

مزید برآں حضرت اقدسؑ نے اس خطبہ میں قرآنی تعلیمات کی فوقیت یہودیت عیسائیت اور ہندو مذہب کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے بیان فرمائی اسی خطبہ کے دوران حضور نے فرمایا:

’’دیکھو اور غور سے سنو!!! یہ صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد ہونے نہیں دیتا! اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں اس کے برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں!!!

(الحکم قادیان نمبر ۱۴ جلد ۴ صفحہ ۷)

اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

’’میں اب چند فقرے عربی میں سناؤں گا کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے مجمع میں کچھ عربی فقرے بولنے کا حکم دیا تھا پہلے میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی اور مجمع ہو گا جس میں یہ خدا کی بات پوری ہو مگر خدا تعالیٰ مولوی عبدالکریم صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے تحریک کی اور اس تحریک سے زبردست قوت دل میں پیدا ہوئی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور نشان آج پورا ہو۔‘‘ (ایضاً)

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی.....کی درخواست

’’حضرت اقدس نے یہ خطبہ یہاں تک فرمایا تھا اور قریب تھا کہ عربی خطبہ شروع کر دیتے کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور! کچھ جماعت کے باہمی اتفاق و محبت پر بھی فرمایا جاوے اس پر حضرت اقدس نے پھر مندرجہ ذیل تقریر کی۔

مختصر تقریر باہمی خلت واخوت پر

جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی

ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلہ لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ میں ایک کتاب جنانے والا ہوں اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازی گر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے یاد رکھو بعض کا جدا ہونا مھدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی وہ ضرور ہوگی تم کیوں صبر نہیں کرتے جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفعہ نہیں ہوتا میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالحہ جماعت پیدا ہوگی باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشا کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا چونکہ یہ سب باتیں میں کتاب میں مفصل لکھونگا۔ اس لئے اب میں چند عربی فقرے کہہ کر فرض ادا کرتا ہوں۔ (ایضاً صفحہ ۸۔۹)

حضرت اقدسؑ کا عربی میں خطبہ۔ الموسوم "خطبہ الہامیہ"

حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی....... فرماتے ہیں:۔

"جب حضرت اقدس حسب تحریک جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی باہمی خلت و اخوت پر تقریر فرما چکے تو اللہ تعالیٰ کے القاء و ایما کے موافق حضور نے عربی زبان میں خطبہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ چونکہ یہ خطبہ ایات اللہ میں سے ایک زبردست آیت اور لانظیر نشان ہے جو ہماری آنکھ کے سامنے بلکہ ایک عظیم الشان گروہ کے سامنے پورا ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان فی الحقیقت ایک اعجاز تھا۔ غرض حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو آپ نے یا عباداللہ کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا ہماری زبان قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کے لب و لہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے مواد ردّیہ کو زائل کر رہا تھا۔

شکل و صورت اور زبان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اس کی زبان اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ ایک سکر کی سی حالت طاری ہے۔ حضرت اقدس کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹے تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقائق و معارف سے پر تھا تہذیب نفس اور اصلاح روح کے لئے ایک نسخہ شفا بخش تھا۔ جس قدر معرفت کے دقیق راز اس خطبہ میں بیان کئے گئے ہیں واللہ باللہ ایسے تھی کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ سے کسی کو بیان کرتے دیکھا تھا۔ حضرت اقدس نے اثناء خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق یہ عظیم الشان نشان پورا ہوا۔" (اخبار الحکم قادیان یکم مئی ۱۹۰۰ء نمبر ۱۶ جلد ۴ صفحہ ۵ کالم ۱-۲)

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں:-

"اس امر کی تفصیل کے لئے ایک جداگانہ مضمون کی ضرورت ہے لیکن جب کہ عربی خطبہ چھپ کر شائع ہو جائے گا خود پتہ لگ جائے گا کہ اس میں کیا ہے؟ مختصر طور پر ہم اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اس عربی خطبہ میں اولاً قربانی کی حقیقت بتائی پھر بتایا ہے کہ خلیفۃ اللہ کیا ہوتا ہے اور آخر میں اپنے دعویٰ اور مقام کا تذکرہ ہے اور مخالفین پر اتمام حجت کا بیان ہے۔" (ایضاً)

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کا ترجمہ سنانا

حضرت عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

"جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا۔ کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہوگئیں۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے جس خوبی اور فصاحت کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا یہ بجائے خود ایک نشان تھا کسی دوسری زبان کے بیان کردہ مضامین کو اپنی زبان میں ارتجالاً ادا کرنا آسان کام نہیں ہے اور خصوصاً معارف و حقائق کا ترجمہ۔ مگر مولوی صاحب نے جس صفائی کے ساتھ ترجمہ سنایا وہ گویا روح القدس کی امداد سے بول رہے تھے۔ لفظی بامحاورہ سلیس مسلسل جس قدر خوبیاں ایک ترجمہ میں ہونی چاہئیں وہ سب موجود تھیں۔" (الحکم قادیان یکم مئی ۱۹۰۰ء نمبر۱۶ جلد ۴ صفحہ ۶)

سجدۂ شکر۔ مبارک

حضرت عرفانی صاحب اس موقعہ پر ایک روح پرور منظر کا یوں ذکر فرماتے ہیں:۔

"ابھی حضرت مولانا موصوف ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے آخر مولانا صاحب نے ترجمہ ختم کیا اور ترجمہ ختم کرتے وقت نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ پس نماز ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کی گئی۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اتنی مہلت دی کہ قرآن کریم کی طرح ایک عظیم الشان نشان ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا۔ اب خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ اور حشر اس امام کے ساتھ کرے جس پر اس کی نصرتوں کی بارش ہو رہی ہے اور دنیا کو

دیکھنے کی آنکھ اور سمجھنے والا دل عطا فرمائے آمین" (ایضاً)

حضرت عرفانی صاحب نے اس روئیداد کا آغاز حضرت اقدسؑ کے اس شعر سے کیا ہے۔

بنگر اے قوم نشاں ہائے خداوند کریم　　　چشم بکشا کہ بر چشم نشانی است کبیر

یعنی اے قوم تو خداوند کریم کا نشان دیکھ تو اپنی آنکھ کھول کہ یہ بصیرت کی آنکھ میں ایک بڑا نشان ہے۔

رفقائے بانی سلسلہ احمدیہؑ کے مشاہدات کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ الہامیہ کے موقعہ پر موجود حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ کا بیان ہے:۔

حضور نے کھڑے ہو کر یا عباداللہ کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے" (روایات صحابہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵-۳۸۶ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۹۲)

سیرت المہدی میں خطبہ کے دوران کا منظر یوں مذکور ہے:۔

"...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں۔ ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے" (حصہ سوم صفحہ ۹۰-۹۱) (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۹۰-۹۱)

روحانی خزائن جلد ۱۶ کے صفحہ ۶-۷ پر ہے:۔

"اسی خطبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجود خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دو خوابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۹۔

اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے میاں عبداللہ سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ:

"میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ ان سے انہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔

یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا۔ اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہوئی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا" (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۳۵۷-۳۵۸)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی...... چشم دید روئیداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم لوگ یہ محسوس کرتے کہ حضور کا جسد اطہر صرف یہاں ہے روح حضور پر نور کی عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ یا سن کر بول رہی تھی۔ زبان مبارک چلتی تو حضور ہی کی معلوم دیتی تھی مگر کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہو۔ یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے۔ انقطاع، تبتّل، ربودگی یا حالت مجذوبیت و بے خودی و وارفتگی اور محویت تامہ وغیرہ الفاظ میں سے شاید کوئی لفظ حضور کی اس حالت کے اظہار کے لئے موزوں ہو سکے ورنہ اصل کیفیت ایک ایسا روحانی تغیر تھا جو کم از کم میری قوت بیان سے تو باہر ہے کیونکہ سارا ہی جسم مبارک حضور کا غیر معمولی طاقت میں یوں معلوم دیتا تھا جیسے ذرہ ذرہ پر اس کے کوئی نہاں در نہاں اور غیر مرئی طاقت متصرف و قابو یافتہ ہو۔"

"......سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش فرمائی کہ اس خدائی نشان کو لوگ یاد کرنے کی کوشش کریں چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں خطبہ الہامیہ کی اشاعت کے بعد بہت سے دوستوں نے اس کو یاد کرنا شروع کیا۔ بعض نے پورا یاد کر لیا تو بعض نے تھوڑا مگر ان دنوں اکثر یہی شغل تھا اور ہر جگہ ہر مجلس میں اسی خطبہ یعنی خطبہ الہامیہ کے پڑھنے اور سننے سنانے کی مشق ہوا کرتی تھی۔ بعض روز شام کے دربار میں کوئی کوئی دوست بھری مجلس میں حضرت اقدسؑ کے سامنے یاد کیا ہوا سنایا بھی کرتے تھے اور اس طرح خدا کی اس نعمت کا چرچا رہتا تھا۔ میں نے بھی تین چار صفحات یاد کئے تھے۔"

(ہفت روزہ بدر قادیان ۲۸۔ جنوری ۱۹۵۲ء)

ایک علمی معجزہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی........ خطبہ الہامیہ کو ایک روشن نشان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ علمی معجزہ آپ کا نہایت زبردست معجزات میں سے ہے کیونکہ ایک تو ان معجزات پر اسے فوقیت حاصل ہے جو زیادہ اثر صرف اس وقت کے لوگوں پر کرتے ہیں جو دیکھنے والے ہوں دوم اس معجزہ کا اقرار دشمنوں کی زبانوں سے بھی کرادیا گیا ہے۔ اب جب تک دنیا قائم ہے یہ معجزہ آپ کا بھی قائم رہے گا اور آپ کے دشمنوں کے خلاف حجت رہے گا اور روشن نشان کی طرح چمکتا رہے گا۔ (دعوۃ الامیر صفحہ ۱۸۳)

حضرت اقدس کا یہ خطبہ ایک اعجازی کلام ہے۔ جو حقائق و معارف کا بحر موّاج ہے۔ خطبہ کا الہامی حصہ ۳۸ صفحات پر مشتمل الباب الاول ہے۔ اس کے بعد باقی حصہ ۴ ابواب پر مشتمل حضرت اقدس نے کتاب میں شامل فرمایا۔ اس طرح ۲۰۸ صفحات پر مشتمل یہ بلند پایہ کتاب الموسوم بہ خطبہ الہامیہ "۱۳۱۱ ہجری بمطابق اکتوبر ۱۹۰۲ء میں طبع ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی وفات پر قرار داد تعزیت

مجلس انصار اللہ برطانیہ نے ایک انتہائی اخلاص رکھنے والے خادم دین اور مجلس انصار اللہ برطانیہ کے نائب صدر اول مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف مکرم عبدالمجید خان صاحب کے صاحبزادے اور مکرمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بڑے بھائی تھے۔ آپ اخلاق فاضلہ کے حامل تھے۔ طبیعت میں سچائی، سادگی اور انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی بیگم مکرمہ ساجدہ حمید مرحومہ کی رفاقت میں انتہائی اخلاص سے کام کر کے برطانیہ کی تمام جماعتوں کے لئے ایک بہترین مثال قائم کی۔ انگریز احباب و خواتین کی ایک خاصی تعداد نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی والدہ صاحبہ اور سب بچوں اور عزیزوں کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ نیز آپ کے لواحقین کو آپ کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ)

خطبہ الہامیہ سے چند حقائق و معارف

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر خدا کے حکم پر عربی زبان میں خطبہ دیا جو ایک عظیم الشان نشان اور علمی معجزہ ہے۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ ۳۸ صفحات کا ہے حضرت اقدسؑ نے مزید تین ابواب تحریر فرما کر کتاب میں شامل فرمائے۔ اور یہ کتاب خطبہ الہامیہ کے نام سے یہ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔

عید الاضحیٰ کے خطبہ سے چند حقائق و معارف درج ذیل پیش کئے جا رہے عربی اقتباسات کے ساتھ اسی کتاب سے اردو ترجمہ بھی دیا جا رہا ہے　(ایڈیٹر)

○

انسان کامل ۔۔ صفات الٰہیہ

"وَبَعْدَ ذٰلِكَ اِحْيَاءٌ وَ اِبْقَاءٌ وَ اِدْنَاءٌ لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْفَانِيَةِ لِيَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَيْضِ بَعْدَ الْحَيَاتِ الثَّانِيَةِ۔ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يُكْسَى الْاِنْسَانُ الْكَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ مِنَ الْحَضْرَةِ وَيُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُلُوْهِيَّةِ۔

اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے۔ جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تاکہ یہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔"　(صفحہ ۳۹)

○

آسمانی نور ۔۔ حضرت اقدسؑ کا دعویٰ

"اِقْتَضٰى رَحْمُ اللّٰهِ نُوْرَ السَّمَاءِ ۔ فَاَنَا ذٰلِكَ النُّوْرُ وَ الْمُجَدِّدُ الْمَامُوْرُ۔ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ وَالْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدُ۔ وَالْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ۔

خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ

کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مد دیافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔" (صفحہ ۵۰-۵۱)

احمد نام اور حضرت اقدسؑ کا پاکیزہ وجود

" وَاِنِّیْ غُسِلْتُ بِمَاءِ النُّورِ وَ طُهِّرْتُ بِعَیْنِ الْقُدُسِ مِنَ الْاَوْسَاخِ وَالْاَدْنَاسِ وَسَمَّانِیْ رَبِّیْ اَحْمَدَ۔

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔" (صفحہ ۵۳)

بعثت کی غرض -- جلالی و جمالی صفات الٰہیہ کا ظہور

" وَاِنِّیْ جِئْتُ مِنَ الْحَضْرَةِ الرَّفِیْعَةِ الْعَالِیَةِ۔ لِیُرِیَ بِیْ رَبِّیْ مِنْ بَعْضِ صِفَاتِهِ الْجَلَالِیَّةِ وَالْجَمَالِیَّةِ۔ اَعْنِیْ دَفْعَ الضَّیْرِ وَاِفَاضَةَ الْخَیْرِ۔

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا۔" (صفحہ ۵۴)

" وَبَعَثَ مَسِیْحَهٗ لِدَفْعِ الضَّیْرِ وَمَهْدِیَّهٗ لِاِفَاضَةِ الْخَیْرِ "

اور (اللہ تعالیٰ نے) اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا۔ (صفحہ ٦٧)

آپؑ سے الٰہی معیت

" وَاِنِّیْ اَنَا اَحْمَدُ الْمَهْدِیُّ۔ وَاِنَّ رَبِّیْ مَعِیَ اِلٰی یَوْمِ لَحْدِیْ مِنْ یَوْمِ الْمَهْدِیْ۔

اور میں احمد مہدی ہوں اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔"

(صفحہ ٦١)

○

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی دو صفات

"فَجِئْتُ فِی الْحُلَّتَیْنِ الْمَهْزُوْدَتَیْنِ الْمُصَبَّغَتَیْنِ بِصِبْغِ الْجَلَالِ وَ صِبْغِ الْجَمَالِ۔
پس میں زرد رنگ والے لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔" (صفحہ ۵۵)

○

رفع کی حقیقت ۔۔ اہل علم و معرفت کے نزدیک

"اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْبَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدْرِ الْكِفَايَةِ۔ فَحِيْنَئِذٍ يَتِمُّ اسْمُهٗ وَيَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَ يُرْفَعُ رُوْحُهٗ اِلٰى نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ۔
جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے۔ اور اس کی روح اس کے نقطہ نفسی کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔" (صفحہ ۴۱)

○

مرفوع کی حقیقت

"وَالْمَرْفُوْعُ مَنْ يُّسْقٰى كَاْسُ الْوِصَالِ۔ مِنْ اَيْدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ الْجَمَالِ۔ وَيُدْخَلُ تَحْتَ رِدَاءِ الرُّبُوْبِيَّةِ۔
اور مرفوع وہ ہے جس کو اس محبوب کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا ہے اور (وہ) ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے۔" (صفحہ ۴۱۔۴۲)

○

قربانی کا راز

"اِلٰى اَنَّ الْعِبَادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ۔ هِىَ ذَبْحُ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ۔ وَ نَحْرُهَا بِمُدَى الْاِنْقِطَاعِ اِلَى اللّٰهِ"

وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو برے کاموں

کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے پس نجات اس میں ہے کہ اس برا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔" (صفحہ ۳۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ، قربانیاں وصلِ الٰہی کا موجب

"وَ اَشَارَ سَیِّدُنَا الْمُصْطَفٰی ...... اِنَّ الضَّحَایَا هِیَ الْمَطَایَا- تُوصِلُ اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا- وَ تَمْحُوا الْخَطَایَا- وَ تَدْفَعُ الْبَلَایَا-

اور اس کی طرف سیدنا (حضرت اقدس محمدؐ) مصطفیٰؐ نے اشارہ کیا ہے ...... بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔" (صفحہ ۴۴-۴۵)

قربانیوں کی حقیقت

"وَقَدْ اُشِیْرَ اِلٰی هٰذَا السِّرِّ الْمَکْتُوْمِ- فِیْ کَلَامِ رَبِّنَا الْقَیُّوْمِ- فَقَالَ وَهُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ- قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ- فَانْظُرْ کَیْفَ فَسَّرَ النُّسُکَ بِلَفْظِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ-

اور اس پوشیدہ بھید کی طرف خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ کہ کیونکر نسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے۔" (صفحہ ۴۳)

قربانی کا حقیقی علم رکھتے ہوئے قربانی کرنے کی عظمت!

"وَمَنْ ضَحّٰی مَعَ عِلْمِ حَقِیْقَةِ ضَحِیَّتِهٖ- وَصِدْقِ طَوِیَّتِهٖ- وَخُلُوْصِ نِیَّتِهٖ- فَقَدْ ضَحّٰی بِنَفْسِهٖ وَمُهْجَتِهٖ- وَ اَبْنَاءِهٖ وَ حَفَدَتِهٖ وَلَهٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ- کَاَجْرِ اِبْرَاهِیْمَ عِنْدَ رَبِّهِ الْکَرِیْمِ-

اور جس نے قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے

جیسا کہ ابراہیمؑ کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا۔" (صفحہ ۴۴)

○

روح کی قربانی

"وَالْاَصْلُ ضَحِیَّۃُ الرُّوْحِ یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ۔ اِنَّ ضَحَایَا الْجِدَایَا کَالْاَظْلَالِ وَالْاٰثَارِ۔

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔" (صفحہ ۶۸)

○

خطاؤں سے نجات

"اَلْبَلَایَا کَثِیْرَۃٌ وَلَا یُنَجِّیْکُمْ اِلَّا الْاِیْمَانُ۔ وَالْخَطَایَا کَبِیْرَۃٌ وَّلَا تُذِیْبُھَا اِلَّا الذَّوَبَانُ۔ اِتَّقُوْا عَذَابَ اللّٰہِ اَیُّھَا الْاَعْوَانُ۔

بلائیں بہت ہیں اور تمہیں صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے۔ اے میرے انصار ڈرو۔" (صفحہ ۷۱)

○

وصل و قرب کی راہ

"خُذُوا الْاِنْقِطَاعَ الْاِنْقِطَاعَ لِیُوْھَبَ لَکُمُ الْوَصْلُ وَالْاِقْتِرَابُ۔

خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے۔" (صفحہ ۷۱۔۷۲)

○

ظاہری اسباب کو توڑ دو

"وَکَسِّرُوا الْاَسْبَابَ لِیُخْلَقَ لَکُمُ الْاَسْبَابُ۔

اور اسباب کو توڑ دو تاکہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں۔" (صفحہ ۷۲)

قتلِ خنزیر کی حقیقت

"وَاُمِرْتُ اَنْ اَقْتُلَ خَنَازِیْرَ الْاِفْسَادِ وَالْاِلْحَادِ وَالْاِضْلَالِ۔ .... وَقَتْلِیْ ھٰذَا بِحَرْبَۃٍ سَمَاوِیَّۃٍ لَا بِالسُّیُوْفِ وَالنِّبَالِ۔

اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور الحاد کو اور گمراہ کرنے کے ان سوروں کو ماروں........ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں۔" (صفحہ ۵۷-۵۸)

مال عطا کرنے کی حقیقت

"وکَذٰلِكَ اُمِرْتُ اَنْ اَمْلَأَ بُیُوْتَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجُرُبَھُمْ مِنَ الْمَالِ۔ وَلٰکِنْ لَّا بِاللُّجَیْنِ وَالدَّجَّالِ۔ بَلْ بِمَالِ الْعِلْمِ وَالرُّشْدِ وَالْھِدَایَۃِ وَالْیَقِیْنِ عَلٰی وَجْهِ الْکَمَالِ وَجَعْلِ الْاِیْمَانِ اَثْبَتَ مِنَ الْجِبَالِ۔

اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو اور ان کی توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے۔" (صفحہ ۵۹)

مہدی معہود کے اموال کی حقیقت

"وَطُوْبٰی لَکُمْ قَدْ جَاءَ کُمُ الْمَھْدِیُّ الْمَعْھُوْدُ۔ وَمَعَهُ الْمَالُ الْکَثِیْرُ وَالْمَتَاعُ الْمَنْضُوْدُ۔ وَاِنَّهٗ یَسْعٰی لِیُرَدَّ اِلَیْکُمُ الْغِنَی الْمَفْقُوْدَ۔

اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدی معہود تمہارے پاس آپہنچا اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے۔" (صفحہ ۶۰)

نشان قرآن پاک

قرآن وہ کتاب ہے جس کا نہیں جواب
اس کی تجلیات سے اٹھتے ہیں سب حجاب

ہے نغمگی رچی ہوئی الفاظ میں اگر
معنوں میں اس کے مضطرب آہنگِ انقلاب

ہاں چھیڑتا ہے فطرت انساں کا ساز یہ
ہر آنکھ پر ہے کھولتا ہستی کا راز یہ

اہل عرب کو ناز تھا اپنی زبان پر
جاں تک لڑا وہ دیتے تھے زورِ بیان پر

اک امتیازی شان تھی ان کے کلام میں
چھائے ہوئے تھے نطق سے سارے جہان پر

سوزِ کلام حق سے وہ ایسے بھسم ہوئے
غیروں کو کہتے تھے "عجم" وہ خود "عجم" ہوئے

○

لفظوں میں اس کے ہے بھری تاثیرِ دل گداز پیغام اس کا عین ہے انسانیت نواز

اس کی نظر میں یکساں ہیں اقوامِ شرق و غرب کرتا نہیں یہ اسود و احمر میں امتیاز

حامل جو اس کا "رحمۃٌ لِّلعالمین" ہوا

منسوب قوم و ملک سے یہ بھی نہیں ہوا

○

تکمیل دین حق یہی، بنیاد بھی یہی آئندہ دور کا مگر منّاد بھی یہی

ہیبت زدہ دجال ہے گر اس کے سامنے یاجوج اور ماجوج کا صیّاد بھی یہی

تجدیدِ دین حق کا سب ساماں اسی میں ہے

نوع بشر کے درد کا درماں اسی میں ہے

عبدالسلام اسلام

دعوتِ الی اللہ کے تقاضے

از: مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ۔ ایم۔اے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک نہایت حسین معاشرہ قائم ہوا جو امن سلامتی اور محبت و اخوت کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہ ثمر تھا دعوت الی اللہ کا' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولی بھٹکی مخلوق خدا کے لئے سرانجام دیا۔ قرآنی تاثیرات سے جنم لینے والے اس معاشرہ کو غیر قوموں نے بھی رشک کی نگاہ سے دیکھا اور تمنا کی کہ کاش وہ بھی ان برکات کو حاصل کرتے۔

دین حق کی نشأۃِ ثانیہ بھی قرآنی تعلیمات کی اشاعت سے ہی ممکن ہے اور اس غرض کے لئے دعوت الی اللہ کے تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں جن کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

دینی تعلیمات سے آگاہی

قرآن کریم کی تعلیم و تفہیم سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ' حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے روحانی خزائن جو درحقیقت قرآن و سنت کی تفسیر و تشریح ہیں اور دیگر دینی لٹریچر سے آگاہ ہونا ہر داعی الی اللہ کی بنیادی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنا نقطہ نظر اور صحیح افکار و خیالات دوسروں تک پہنچا سکے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب جو درحقیقت قرآن و حدیث کی تشریح ہیں' کے مطالعہ کے لئے خاص توجہ دلائی ہے۔ آپؑ نے اپنی کتب کے مطالعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

> "سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے۔ اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔" (۱)

پس مخالفین کے سامنے اخلاقی جرأت اور اعتراضات کے کافی و شافی جواب کے لئے ہمیں خود بھی اپنے مطالعہ کو بڑھانا چاہیئے اور دیگر صاحب علم دوستوں کو بھی حضرت اقدسؑ کی کتب سے استفادہ کی دعوت دینی چاہیئے تاکہ صداقت و حکمت سے بھرپور دلائل مطالعہ کرنے والے کے دل و دماغ کو جلا بخشیں۔

قول و فعل میں ہم آہنگی

وہ قول جس کے ساتھ عمل نہ ہو یقیناً بے سود ہے۔ انسان کا عمل بہ نسبت قول زیادہ موثر ہوتا ہے۔ شعلہ بیان مقرر کی تقاریر بالکل بے اثر رہتی ہیں اگر اس کے الفاظ اور اعمال کا پلڑا متوازی نہ ہو۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے مدد اور ہمت مانگو کہ تمہارے

دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعے سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی" (۲)

نیز فرمایا:۔

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر وباطن ایک نہ ہو۔" (۳)

محبت الٰہی و اتباع رسولؐ

انسان کامل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر محبتِ الٰہی کے حصول کی تڑپ دل میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ آپ کی پیروی سے ہی معرفت تامہ پیدا ہوتی ہے۔ خدا بڑی دولت ہے اس کے حصول کے لئے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

بپا ہے شور زمانے میں کئی خداؤں کا   میری اذاں ہے مگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دنیا کی پیدائش کا مقصود حقیقی توحید کا قیام ہے۔ اس پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار پر دن میں سو سو بار درود بھیجتے رہیں جو شافع محشر ہے۔ اس نبی برحق کے ایسے عاشق صادق بنو کہ اگر کوئی اتباع رسول کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہے تو فی الفور اس کی انگلی نمونۃً تمہاری طرف اٹھے۔

مخلوق خدا سے حسن سلوک

اپنوں کے علاوہ غیروں سے بھی ایسا حسن سلوک کا برتاؤ کرو کہ وہ ہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دیکھیں۔ معاشرہ کے ساتھ حق ہمسائیگی، ہمدردی اخلاق اور حسن معاملگی کا برتاؤ کرو تاکہ یہ دنیا جنت نظیر بن جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور میں جانتا ہوں کہ جو لوگ حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے" (۴)

خدمت دین

اپنے آپ میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنا' اور اس میں ایسے اولوالعزم بننا کہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے مصداق بن جانا۔ خدمت اور قربانی کے لئے فی الفور لبیک کہنا۔ مزاج میں نرمی پیدا کرنا۔ غصہ سے پرہیز کرنا' دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بننا۔ مخالفین کے اعتراضات حوصلہ' ہمت اور صبر کے ساتھ سننا اور برداشت کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

> "میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو درشت اور ناملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے .... ممکن ہے ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں' افترا پردازیاں اور بد زبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ اس لئے میں پھر اور بار بار تاکیداً حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدل کے مجمعوں' تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمن پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔" (۵)

صبرو تحمل اور بردباری

ہر احمدی کی زبان میں ایسی مٹھاس ہو کہ وہ کانوں میں رس گھولنے والی ہو۔ گالیاں سن کر یہ خیال مت کرو کہ تمھاری عزت ختم ہو گئی ہے۔ اس مبارک وجود سے زیادہ باعزت نہیں ہو جس نے گالیاں سنیں اور دعائیں دیں: حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

> "سو اس وقت سن رکھ کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہیں نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابلہ پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابلہ پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے بھی یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی" (۶)

بدعادات سے اعراض

احباب جماعت کو چاہیئے کہ تکبر جو تمام برائیوں کی جڑ ہے سے بچیں۔ دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ اور اصلاح کریں عقلمند انسان دوسروں کی غلطیوں سے اپنی اصلاح کرتا ہے۔ ہر قسم کی غلاظتوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

> "تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھہ ہنسی' کینہ پروری' گندہ زبانی' لالچ'

جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ ...... تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے۔ دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے۔ جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔" (۷)

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا　　عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

تربیت اولاد اور ذوق عبادت

تربیت دوسروں کی کرنے سے پیشتر اپنوں کی کریں۔ یہ امر آسان بھی ہے اور مفید بھی ہے۔ دین حق میں نئے شامل ہونے والوں کی تربیت کا بہت عظیم کام ہمارے اور ہماری اولاد کے کندھوں پر ہے۔ ہم نے ان کا معلم بننا ہے۔ بچوں کو بڑوں کا ادب سکھائیں اور خود ان کے لئے نمونہ بنیں۔ نماز اور دیگر شعائر اللہ کی حرمت کے لئے اپنی جبینوں کو خدائے عزوجل کے حضور جھکائیں۔ اولاد کو دعاؤں میں تاثیر پیدا کرنے والی عبادت کی طرف راغب کریں تا تمہاری اور ان کی دعائیں عرش سے جا ٹکرائیں۔

خدا سے مانگ اگر شوق ہے ولائت کا　　کلیم فقر سے پہلے جبین خاک آلود

حضورؑ فرماتے ہیں:-

"نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیالات سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔" (۸)

ہر دور، ہر وقت اور حالات تقاضا کرتے ہیں کہ اپنے اندر اطاعت پیدا کریں۔ نیکی، تقویٰ اور عدل و انصاف کی راہوں کو اختیار کریں۔ قرآنی علوم کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں رہیں۔ ایثار و قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔

واقفین زندگی کی ضرورت:

سلسلہ اور افراد جماعت کو ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو اکناف عالم میں پیاسی روحوں کو دعوت دیں اور ان کی تربیت کر کے انہیں تسکین

پہنچائیں۔ ایسے مربیان، معلمین اور واقفین کی ضرورت ہے جو نئی نسل کی تربیت کر کے ان میں مذہب اور خلافت سے وابستگی کی روح پیدا کریں۔

یہ دور ایسے صدیقوں کا تقاضا کرتا ہے جو خدا اور رسول کی محبت میں سرشار ہو کر اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور ایسے وجودوں کا تقاضا کرتا ہے جو دینی غیرت سے حق و باطل میں واضح فرق کر کے حق کا بول بالا کرنے والے ہوں۔ دین حق کی حفاظت اور سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

حوالہ جات:۔ (۱) ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶۱ (۲) ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ (۳) کشتی نوحؑ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲،۱۱ (۴) مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹ (۵) ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲۔ ۲۸۳ (۶) ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۲۶ (۷) کشتی نوحؑ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۵ (۸) ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۲۹

مجلس انصار اللہ ربوہ (مقامی) کی دعائیہ تقریب

مورخہ ۳۱ جنوری ۲۰۰۰ء کو مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی طرف سے انصار اللہ پاکستان کی صدارت سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے سبکدوش ہونے پر اور نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی اور استقبالیہ تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ، تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے کی۔ بعدہٗ مکرم غلام سرور صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی اور مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ ربوہ نے سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی خدمات جلیلہ کا ذکر کیا اور نئے صدر صاحب کو خوش آمدید کہا۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مجلس اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اپنے خطاب میں تعلیم و تربیت کے شعبوں میں کام کرنے پر زور دیا۔ نیز اس تقریب کے انعقاد پر منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے خطاب کیا اور جملہ احباب سے دعا اور تعاون کی درخواست کی اس تقریب میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے بھی انصار اللہ کو مخاطب ہو کر اپنی نظم پیش کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کروائی نماز مغرب کے بعد مجلس مقامی کی طرف سے جملہ احباب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(مرسلہ: مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری منتظم عمومی)

"M. M. AHMAD ON Dr.ABDUS -SALAM

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام کا منفرد مقام و مرتبہ

جناب ایم ایم احمد کی بصیرت افروز تاریخی تحریر کے حوالہ سے'

(انگریزی روزنامہ THE MUSLIM اسلام آباد کے نام ایک خط ترجمہ از مکرم پروفیسر ایم ایس خالد صاحب)

از اشاعت THE MUSLIM ۸ نومبر ۱۹۹۸ء

"مجلس انصار اللہ امریکہ کے ترجمان مجلّہ' سہ ماہی "النحل" (AL-NAHL) کے ایڈیٹر/ پبلشر کا راقم الحروف احسان مند ہے کہ انہوں نے پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان' پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام پر شائع کردہ خصوصی شمارہ ارسال کیا۔"

"اس نہایت دیدہ زیب شمارہ میں دنیا کے چاروں کونوں سے تعلق رکھنے والے سائنسدانوں کے مضامین کے علاوہ' ایسی ایسی نایاب تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں کہ جن میں ترقی یافتہ ملکوں' ترقی پذیر ریاستوں کے سربراہان مملکت (صدور) سربراہان حکومت (وزراء اعظم) اور بادشاہوں کے علاوہ' اقوام متحدہ کے صدور' یو۔این کے سیکرٹری جنرل' نیز پوپ جان پال دوم' پروفیسر ڈاکٹر سلام سے ملاقاتیں کرتے دکھائے گئے ہیں۔ اٹلی کے وزیر اعظم گوئیلو اینڈریوٹی (GIULIO ANDREOTTI) بھی ڈاکٹر سلام کے قائم کردہ عالمی سائنسی ادارہ۔ آئی۔ٹی۔سی۔پی ٹرائیسٹ کے دورہ کے دوران' ڈاکٹر عبدالسلام کے دفتر میں سٹڈی ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے (تصویر میں) ملاقات کرتے نظر آتے ہیں۔ ان تمام۔ مضامین و تصاویر۔ کو دیکھ کر کوئی بھی پاکستانی' نوبل لارئیٹ سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر سلام کی بین الاقوامی' عالمی کامیابیوں' کامرانیوں پر فخر محسوس کریگا۔

یہاں راقم الحروف "ڈاکٹر سلام خاص شمارہ" کے پیش نظر لفظ (FORE WORD) کے حوالہ سے کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو صوبہ مغربی پاکستان (ون یونٹ) کے سابق چیف سیکرٹری' سابق وفاقی فنانس سیکرٹری اور صدر ایوب خان کے دور حکومت کے پاکستان پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم۔ ایم احمد نے تحریر کیا ہے۔

جناب ایم ایم احمد رقمطراز ہیں:-

"یہ امر میرے لئے بہت بڑا اعزاز اور عزت افزائی کا حامل ہے کہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں ڈاکٹر عبدالسلام

کی یاد اور احترام میں شائع کئے جانے والے رسالہ "النحل" کے خصوصی شمارہ کے لئے پیش لفظ رقم کروں۔ یہ حقیقت مسلّمہ ہے اور ہر شک و شبہ سے بالا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اپنی خاص سائنسی فیلڈ کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت (GENIUS) تھے۔"

نوبل انعام کے علاوہ ڈاکٹر سلام کو دنیا کی مشہور یونیورسٹیوں نے اپنے بے شمار اعزازات اور انعامات سے نوازا۔ لیکن جو بات ان کو منفرد مقام و مرتبہ عطا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے پہلے (متدیّن اور متبع قرآن) ہیں جنہوں نے یہ مؤقر نوبل انعام حاصل کیا۔

اس منفرد اعزاز کی وجہ سے عالمی سطح پر، جس فراخدلی سے ڈاکٹر سلام کی تحسین و پذیرائی ہوئی۔ افسوس کہ پاکستان کے اندر اس حوالہ سے پست ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور ایک محدود جاہل، متعصب ان پڑھ ٹولہ سے خائف حکمرانوں نے ڈاکٹر سلام سے ان کی علمی و عملی عالمی حیثیت کے مطابق سلوک کرنے یا مقام و مرتبہ دینے میں از حد بخیلی سے کام لیا۔

"انہیں میں سے کچھ متعصب جنونیوں نے تو اس حد تک گر کر بے باکی و گستاخی سے ایسے جھوٹے الزام تراشے کہ ڈاکٹر سلام نے پاکستان کے ایٹمی راز "جاہل" یہودیوں کو پہنچائے جو NUCLEAR پروگرام کے بارہ میں کچھ بھی تو نہ جانتے تھے؟"

"یہ ظالمانہ الزام ایک ایسے فرد کے خلاف لگایا گیا جس نے:-

۱۔ اپنا سب کچھ اپنے پیارے وطن پاکستان کے لئے وقف کر رکھا اور جس کی یہ شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ وہ اپنے ملک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے فوائد کے ذریعہ ترقی یافتہ ملکوں میں شامل کرا سکیں۔

۲۔ وہ وجود جس نے دوسرے ملکوں کا دورہ کرنے کے دعوت ناموں کو اس وقت تک مؤخّر کئے رکھا جب تک کہ وہ (نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد) سب سے پہلے اپنے پیارے وطن کا دورہ مکمل نہیں کر لیتے۔

۳۔ وہ وجود جس نے کئی ملکوں کی شہریت اختیار کرنے کی پیش کشوں کو ہمیشہ سختی سے مسترد کر دیا اور مسلسل یہی کہا کہ وہ خود کو اور اپنے تمام اعزازات کو اپنے ملک پاکستان کے لئے وقف کر چکے ہیں اور ہمیشہ یونہی وقف کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر سلام کی اپنے پیارے پاکستان سے وفاداری اور محبت (حب الوطنی) کی یہ ایک ادنیٰ جھلک ہے۔"

لیکن مجھے ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ تاریخ کا فیصلہ۔ نہایت بلند بانگ اور واضح طور پر انہیں اقدار اور اصولوں کے حق میں ہوگا جن کا اظہار اور پرچار، ڈاکٹر عبدالسلام اپنی ساری وقف کردہ علمی زندگی میں کرتے رہے۔

"ایک واقعہ جو بہت کم لوگوں کے علم میں ہوگا۔ یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے راجہ صاحب آف محمود

آباد کے ساتھ مل کر، مسلمان ملکوں کی ایک مشترکہ "اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" بنانے کا منصوبہ پیش کیا تھا۔

اس فاؤنڈیشن کی مالی امداد، تمام مسلمان ممالک، مل کر اپنی برآمدات سے کمائے گئے "زرمبادلہ" میں سے کم از کم معین کردہ فیصد رقم ادا کریں گے۔ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے ٹرسٹ میں جمع شدہ اس "زرمبادلہ" کی رقم سے مختلف مسلم ممالک میں اعلیٰ سائنسی تعلیم اور ٹیکنالوجی کے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جہاں امیر غریب مسلمان ملکوں کے ذہین طلباء کو میرٹ پر داخلہ دے کر ان کے تمام تعلیمی اخراجات فاؤنڈیشن ٹرسٹ سے برداشت کئے جائیں گے۔

اس منصوبہ کے مطابق، مختلف مسلم ممالک کی یونیورسٹیز میں سائنسی مضامین کے خصوصی تدریسی ادارے / چیئرز قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مسلم ممالک کے ذہین طلباء کے تمام اخراجات ٹرسٹ میں سے سکالرشپس کی صورت میں ادا کئے جائیں گے۔"

"اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" کے اس منصوبہ کا پہلا مرحلہ یہ تھا کہ راجہ صاحب آف محمود آباد مڈل ایسٹ کے چند مسلمان (امیر) ملکوں کا دورہ کر کے اس سکیم کے لئے عملی حمایت حاصل کریں گے۔ لیکن بدقسمتی سے راجہ صاحب محمود آباد، عارضہ قلب کے باعث اچانک وفات پا گئے۔ اور اس منصوبہ کو پروان چڑھانے کا عمل وہیں رک گیا۔

خود اپنے طور پر کچھ حقیری کوشش اس منصوبہ کو عملی شکل دینے کی خاطر ورلڈ بنک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے طور پر نیز پاکستان اور مڈل ایسٹ کے کچھ ملکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس سائنس فاؤنڈیشن کی تشکیل میں تیل کی دولت سے مالا مال مسلم ممالک میں کچھ دلچسپی ابھارنے کی کوشش کی لیکن مثبت جواب کیلئے درکار روشن چنگاری حاصل نہ ہو سکی۔

"مسلم سائنس فاؤنڈیشن" کے منصوبہ کا جو پمفلٹ / خاکہ، ڈاکٹر عبدالسلام نے تحریر کیا تھا وہ گواہی دیتا ہے کہ ان کی یہ ایک زبردست خواہش تھی کہ مسلمان ممالک جدید علوم فنون (سائنس و ٹیکنالوجی) میں ترقی کر کے اپنی قدیم پسماندگی اور غربت سے باہر نکلیں اور جدید ترقی یافتہ دنیا کا حصہ بن کر باوقار زندگی گزاریں۔"

ایک اور واقعہ یہ بھی کم لوگوں کے علم میں آیا ہو گا۔ لیکن قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے کہ وزیراعظم انگلستان نے (غالباً کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے) وزیراعظم پاکستان کو خط لکھ کر یہ درخواست کی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو انگلستان بھجوا دیا جائے تاکہ وہ یہاں کی سائنس لیبارٹریز اور دستیاب سہولیات کو استعمال کر کے اپنی ذہنی و علمی صلاحیتوں کو مزید ترقی دے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ پاکستان میں ڈاکٹر سلام کو درکار تحقیقاتی سہولتیں میسر نہیں لہٰذا ان کو انگلستان بھجوا دیں۔

وزیراعظم انگلستان نے مزید لکھا کہ انہیں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا سے

لوگ، ڈاکٹر سلام سے سائنسی / علمی فیض حاصل کرنے کے لئے کثرت سے پاکستان جایا کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان نے یہ خط، حکومت پاکستان کو بھجوا دیا۔ کیونکہ ڈاکٹر سلام اس وقت (سن پچاس کی نصف اول دھائی) بحیثیت پروفیسر گورنمنٹ کالج / پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سلام اس خط / پیش کش پر خوش ہوئے اور کیمبرج یونیورسٹی جانے پر تیار بھی تھے۔ لیکن ان کی ایک درخواست تھی کہ چونکہ وہ اپنے والدین کے کفیل ہیں للذا اگر کچھ عرصہ کے لئے ان کو ۔ ۱۵۰ روپے کا ماہوار الاؤنس دے دیا جائے تو وہ پاکستان میں اپنے والدین کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داری یا خدمت والدین کرنے کے قابل رہیں گے۔

محکمہ تعلیم پنجاب نے ڈاکٹر سلام کی اس درخواست پر تائیدی نوٹ لکھا۔ لیکن محکمہ خزانہ نے خالص دفتری، بیوروکریٹ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اس درخواست اور تائیدی نوٹ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ وجہ بیان کی کہ

"اس سے ایک غلط روایت قائم ہو جائے گی"

لیکن مجھے محکمہ خزانہ کے ڈپٹی سیکرٹری کی اس رائے کو نظر انداز کرنے میں کوئی تامل یا مشکل محسوس نہ ہوئی اور میں نے یہ نوٹ لکھ دیا کہ:

"پاکستان کے لئے یہ خوشی اور خوش قسمتی کی بات ہو گی اگر اس قسم کی زیادہ سے زیادہ روایات قائم ہوں۔ ایسی پر مسرت روایات قائم ہو جانے کے "خوف" کی وجہ سے یہ درخواست رد نہیں ہونی چاہیئے۔"

ڈاکٹر عبد السلام کا علمی ورثہ، محفوظ کر لینے کے لائق، نہایت قیمتی ورثہ ہے۔

وہ مشعل، جو ڈاکٹر عبد السلام نے روشن کی اور اسے فروزاں رکھ کر، پاکستان کے لئے قابل فخر کامرانیاں حاصل کیں۔ بلاشبہ وہ علمی شمع، اور وہ روشنی، ملک و ملت اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کو واپس لا کر علم و دانش کے فروغ کی فضا بحال کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تعصب و جہالت کو ختم کر کے، علم و فن۔ سائنس و ٹیکنالوجی کو فروغ دیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کی اخلاقی سربلندی و فضیلت کو قائم کریں۔

لیکن سب سے پہلے ہم نے یہ طے کرنا ہے کہ کیا ہم نے جاہل ملاّں کی بات کو سننا ہے؟ کہ جس نے آپ یقین کریں یا نہ کریں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ امریکی خلابازوں کا چاند پر اترنے کا دعویٰ (CLAIM) ہی غلط ہے کیونکہ بقول ملاّں ہلال (چاند) تو اتنا مختصر اور چھوٹے سائز کا ہوتا ہے کہ اس پر کوئی انسان اپنا پاؤں رکھ کر کیسے اتر سکتا ہے؟

اس امر کا انتخاب ہم نے خود ہی کرنا ہے کہ آیا ہم آنکھیں بند کر کے، رسوائے زمانہ ملاّں، علم کی

روشنی سے پیدائشی طور پر الرجک' جاہل ملاؤں کے پیچھے چلنا ہے یا کہ پورے شعور' بیدار مغزی اور پُرجوش انداز میں دین حنیف کے ساتھ' جو اپنے ماننے والوں سے تقاضا کرتا ہے کہ نئے نئے علوم و فنون پر عبور حاصل کر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دے کر دنیا کی ترقی یافتہ خوشحال قوموں / ملکوں میں شامل ہونا ہے! اس کا فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے"

(النحل ڈاکٹر عبدالسلام خصوصی شمارہ)

یاد رہے کہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی ۲۱۔ نومبر ۱۹۹۶ء کو وفات کے بعد ان کے قائم کردہ ٹرائیسٹ کے بین الاقوامی سائنسی ادارہ۔ آئی سی ٹی پی۔ کو مرحوم پاکستانی سائنس دان کے نام سے منسوب کر کے اب

"دی عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس"

رکھ دیا گیا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی خداداد ذہنی و علمی و عملی صلاحیتوں' کو بلا تفریق رنگ و نسل' مذہب و ملت بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کئے رکھا۔ اور وہ علمی مشعل جو ڈاکٹر سلام نے روشن کی جناب ایم ایم احمد کے الفاظ میں انہوں نے اس مشعل کو پاکستان کے لئے عالمی عزت و احترام کے ساتھ فخریہ انداز میں روشن تر رکھا۔ یقیناً یہی مشعل۔ ہمارے علم و روشنی کے گم گشتہ ماضی کو واپس لانے اور بحال کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر "دی مسلم" کے نام خطوط۔ از ایس عالم شیخ جھنگ)

یوم تحریک جدید ۱۴۔ اپریل ۲۰۰۰ء

مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید ۱۴۔ اپریل ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا ذکر کیا جائے۔

اگر ۱۴۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(خالد محمود الحسن وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

کارکنان مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے الوداعی تقریب

دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے کارکنان نے مورخہ ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۰ء مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب سابق صدر کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی۔ یہ تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم طارق محمود صاحب منگلا نے نظم پیش کی اور کارکنان کی طرف سے سپاسنامہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر ماہنامہ انصار اللہ نے پیش کیا۔

سپاسنامہ کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سب کارکنان کے شکر گزار ہیں مجلس کے سب کارکنان جو موجود ہیں یا موجود نہیں سب نے میرے ساتھ نہایت محبت بھرے انداز میں تعاون کیا۔ بہتر کارکردگی میں کارکنان مجلس کا بڑا دخل ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو آئندہ اس سے بہتر خدمت کی توفیق دے آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

درخواست دعا

مکرم محبوب احمد شاہ صاحب زعیم مجلس انصار اللہ خیرپور میرس سندھ گذشتہ ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

مجلس انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ایک مخلص داعی الی اللہ مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب (آف چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ) مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۰۰ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ موصوف ۱۹۵۰ء میں طالب علمی کے زمانہ میں احمدی ہوئے۔ آپ نے اپنے زمانہ طالب علمی سے لے کر سروس کے دوران بڑے ذوق و شوق سے لوگوں کو دعوت حق دی۔ چنانچہ ایک بڑی تعداد نے حق کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔ مجلس ربوہ میں بھی نہایت اخلاص و محنت سے دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے اور مقدمات وغیرہ سے دوچار ہوئے

موصوف نے چار بیٹے اور بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (ادارہ)

ضروری تصحیح

انصار اللہ کے شمارہ مارچ کے صفحہ ۴۳ دوسرے پیراگراف کی آخری سطر میں لفظ ناقابل تقلید ہے جو غلطی سے لکھا گیا ہے یہاں لفظ قابل تقلید ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

دوسرا آل پاکستان بیڈ منٹن ٹورنامنٹ

زیر اہتمام مجلس انصار اللہ پاکستان منعقدہ ۲۵ تا ۲۷۔ فروری ۲۰۰۰ء

رپورتاژ

ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۲۵۔ فروری کو شام ۳ بجے محترم صاجزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کیا۔ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب ۲۷۔ فروری ۲۰۰۰ء کو ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ تقریب سے پہلے ڈبلز فائنل کا مقابلہ ہوا۔ یہ دلچسپ مقابلہ ربوہ اور لاہور کے درمیان ہوا۔ ربوہ کی ٹیم نے پہلا میچ جیت لیا مگر بعد کے دونوں میچ لاہور کی ٹیم نے جیت لئے۔ مکرم ڈاکٹر حمید ملک نے نہایت خوبصورت کھیل کا مظاہرہ کیا۔

ٹورنامنٹ کی رپورٹ

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس ٹورنامنٹ میں ۱۱۔ اضلاع کے ۴۴ جوانوں کے جوانوں نے جو ۴۲ سال سے لے کر ۷۲ سال کی عمر کے تھے حصہ لیا۔ جبکہ گزشتہ سال ۱۱ اضلاع کے ۳۰ انصار شامل ہوئے تھے۔

اضلاع جہلم اور سیالکوٹ نے اس سال پہلی مرتبہ اس ٹورنامنٹ میں نمائندگی کا اعزاز حاصل کیا۔ مکرم عبدالجلیل صاحب نے بتایا کہ بلحاظ عمر صف اول اور صف دوم کے کھلاڑیوں کے مقابلہ جات الگ الگ کروائے گئے۔ صف اول کے مقابلوں میں ۹ کھلاڑیوں نے حصہ لیا جبکہ صف دوم کے مقابلوں میں ۳۶ انصار شامل ہوئے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ عمر کے لحاظ سے اس ٹورنامنٹ کے سب سے زیادہ عمر والے کھلاڑی مکرم عبدالرشید مبشر آف کراچی ہیں جن کی عمر ۷۲ سال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اس ٹورنامنٹ میں صف اول کے ۲۲ اور سنگلز کے اور ۷ ڈبلز کے میچ ہوئے۔ اسی طرح صف دوم میں ۸۴ سنگلز کے اور ۳۰ ڈبلز کے میچ ہوئے اس طرح کل ۱۳۲ میچ کھیلے گئے۔ ٹورنامنٹ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام کھلاڑی ٹھیک رہے الحمد للہ۔

اس کے بعد اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور آخر میں خطاب فرمایا۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا خطاب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۰۰ سال کی عمر کے ہیں۔ بتایا کہ

کھیلنے اور ورزش کرنے سے صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ۷۰ سال کی عمر تک باقاعدہ کھیل کھیلتا رہا اس کے بعد بھی اس لئے چھوڑا کہ میری آنکھ کا آپریشن ہوا تھا اور ڈاکٹر نے کہا کہ اب کھیل نہ کھیلا کریں۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ صحت کے بغیر عبادت بھی نہیں ہو سکتی اس لحاظ سے صحت کا خیال رکھنا گویا عبادت کا خیال رکھنا ہے۔ اس کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کروائی۔ اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔

صف اول میں عمدہ کھیل پیش کرنے پر حوصلہ افزائی کے انعامات

۱۔ مکرم کرنل رفیق احمد بھٹی راولپنڈی ۲۔ محمد لطیف بٹ ربوہ ۳۔ عبدالمالک کراچی ۴۔ محمد اسلم شاکر فیصل آباد

صف دوم میں حوصلہ افزائی

۱۔ مکرم چودھری نصیر احمد کراچی ۲۔ جاوید احمد ارشد راولپنڈی ۳۔ عقیل احمد طاہر راولپنڈی ۴۔ نصیر احمد تنویر حافظ آباد ۵۔ سیف اللہ ناصر حافظ آباد ۶۔ مشہود احمد سیالکوٹ ۷۔ بشارت احمد بٹ اسلام آباد

ایمپائرنگ کا خصوصی انعام۔ مکرم محمد انور گوگا جہلم

ایک نئے کھلاڑی جنہوں نے نہایت جوش اور جذبہ کے ساتھ ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ مکرم محمد صدیق جھنگ کو انعام دیا گیا اس ٹورنامنٹ میں معمر ترین کھلاڑی مکرم عبدالرشید مبشر کراچی عمر ۷۲ سال۔ نمائندگی کے لحاظ سے اضلاع میں سے اول:۔ ضلع کراچی مکرم راجہ سعید احمد صاحب نمائندہ ضلع کراچی دوم:۔ ضلع راولپنڈی پیر افتخار الدین صاحب راولپنڈی۔

مقابلہ جات کے انعامات

صف اول:۔ ڈبل دوم محمد اسلم شاد منگلا۔ مرزا احمد الدین ناز ربوہ۔

ڈبل اول:۔ عبدالجلیل صادق۔ چودھری عطاء الرحمان ربوہ

صف اول: سنگل۔ دوم مکرم چودھری عطاء الرحمان ربوہ۔ صف اول سنگل میں اول اور صف اول کے اس سال کے چیمپئین مکرم مرزا محمد الدین ناز ربوہ

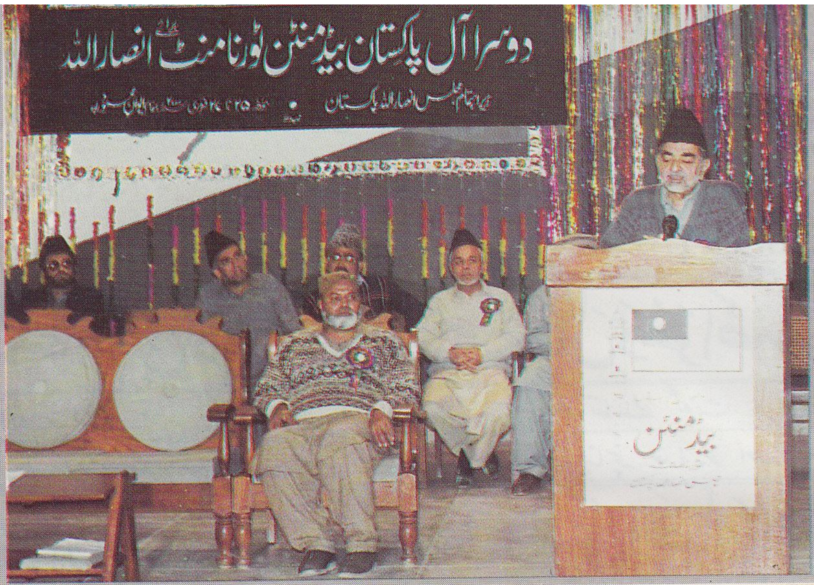
صف دوم:۔ ڈبل دوم نعیم الرحمان۔ سید مبشر محمود ربوہ۔ ڈبل اول:۔ ملک تبسم مقصود۔ ڈاکٹر طارق حبیب ملک لاہور

صف دوم:۔ سنگل دوم میجر سعدی ربوہ۔ صف دوم سنگل میں اول اور اس سال کے چیمپئین مکرم ڈاکٹر طارق حبیب ملک لاہور اس ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی قرار دئے گئے۔

دوسرا آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

۲۵، ۲۶، ۲۷ فروری ۲۰۰۰ء

زیراہتمام انصاراللہ پاکستان کے چند مناظر



مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان افتتاحی خطاب فرما رہے ہیں



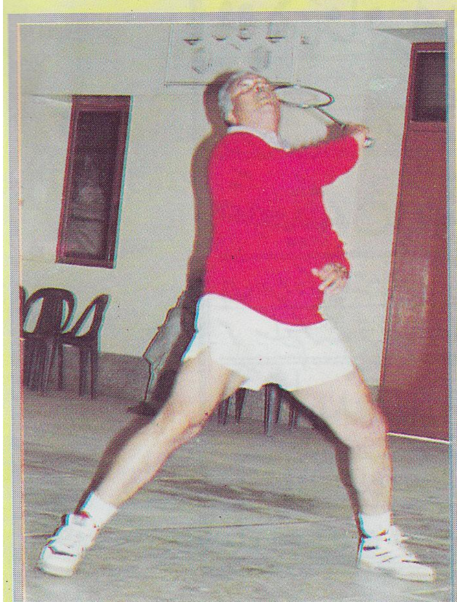
مہمان خصوصی حضرت مرزا عبدالحق صاحب (امیر صوبہ پنجاب و رکن خصوصی مجلس عاملہ انصاراللہ) اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم فرما رہے ہیں





مکرم ڈاکٹر طارق حبیب ملک صاحب

(اول) لاہور



مکرم میجر شاہد سعدی صاحب

(دوم) ربوہ فائنل میچ میں

Monthly **Ansarullah** Rabwah
EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR
Regd. No. CPL – 92 خطبہ الہامیہ کاایک ورق April , 2000

المَكتُومِ ○ فِي كَلَامِ رَبِّنَا القَيُّومِ ○ فَقَالَ وَهُوَ اَصدَقُ
در کلام خدائے قیوم سوئے ایں راز پوشیده - پس او تعالےٰ گفت و او اصدق
بھید کی طرف خدا تعالےٰ کی کلام میں اشارہ کی گئی ہے چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین
الصَّادِقِينَ ○ قُل اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحيَايَ وَمَمَاتِي
الصادقین است که بگو که به تحقیق نماز من و عبادت من و قربانی من و
ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہدے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری
لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ ○ فَانظُر كَيفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفظِ
زندگی من و مردن من برائے خدائے رب عالمیان است - پس بہ بیں که چگونه لفظ نسک را بلفظ
قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیان ہے - پس دیکھ کہ
المَحيَا وَالمَمَاتِ ○ وَاَشَارَ بِهِ اِلٰى حَقِيقَةِ الاُضحَاةِ ○
محیا و ممات تفسیر کرده - و بدیں تفسیر سوئے حقیقت قربانی اشارت نموده -
کیونکر نسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت
فَفَكِّرُوا فِيهِ يَا ذَوِي الحَصَاةِ ○ وَمَن ضَحّٰى مَعَ عِلمِ حَقِيقَةِ
پس دریں نکته بیندیشید اے صاحبان عقل - و ہر که قربانی کرد و او را علم
کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو اسمیں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت
ضَحِيَّتِهِ ○ وَصِدقِ طَوِيَّتِهِ ○ وَخُلُوصِ نِيَّتِهِ ○ فَقَد
ایں امر بود که حقیقت ایں قربانی چیست و صدق دل و خلوص نیت می داشت - پس به تحقیق
کو معلوم کرکے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی - پس بہ تحقیق
ضَحّٰى بِنَفسِهِ وَمُهجَتِهِ ○ وَاَبنَائِهِ وَحَفَدَتِهِ ○ وَلَهُ
او قربانی جان خود و فرزندان خود کرده است و مر او را
اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اسکے لئے